مسلمان کی جان کی اہمیت

حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
بانی: جامعۃ العلوم الاسلامیہ، بنوری ٹاؤن، کراچی

ستر کی دہائی میں سندھ میں خون ناحق کی ارزانی وفراوانی پر لکھی گئی حضرتؒ کی تحریر، جس میں ایک مسلمان کی جان کی اہمیت کو قرآن و حدیث کے روشنی میں واضح کیا گیا ہے اور قومیت وصوبائیت کے نعروں کو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب اور اتحاد امت کے لیے زہر قاتل قرار دیا ہے۔ انتہائی کرب ودل سوزی کے ساتھ لکھی گئی یہ تحریر آج کے موجودہ حالات پر حرف بحرف صادق آرہی ہے۔ (ادارہ)

قومیت اور اس کے روح فرسا نتائج:...... پچھلے چند دنوں میں خاص طور پر خون ناحق کی ارزانی وفراوانی اور جان ومال کے محافظوں کے ہاتھوں جان ومال کی تباہ کاری وبربادی کے جو دردناک وخون چکاں واقعات پیش آئے ہیں اور ان کا سلسلہ اب تک بھی ختم نہیں ہوا ہے، یہ تاریخ پاکستان کے سیاہ ترین اوراق ہیں، جس طرح بھائی بھائی سے دست وگریباں ہے، بھائی بھائی کے ہاتھ قتل ہورہا ہے، بھائی بھائی کے مکان ودکان کو آگ لگا رہا ہے، سامان کو لوٹ رہا ہے، یہ تاریخ پاکستان کا انتہائی دردناک دور ہے، نہ بھائی سے بھائی کی جان محفوظ ہے، نہ آبرو محفوظ ہے، نہ مال محفوظ ہے، انتہائی کرب انگیز صورت حال ہے، مسلمان کے خون کی یہ ارزانی، مسلمانوں کے ہاتھوں مسلمانوں کے گھروں، دکانوں اور مارکیٹوں کی یہ تباہی وبربادی تاریخ پاکستان کے الم انگیز اور شرمناک واقعات ہیں، بلکہ پاکستانی قوم کی پیشانی کا سیاہ داغ ہیں، مہاجروں اور سندھیوں میں سفاکی کے یہ ہولناک منظر ہلاکو اور چنگیزی بربریت کی یاد تازہ کرتے ہیں، بلکہ ان خدا ناآشنا وحشیوں کو بھی شرماتے ہیں۔ إنا للّٰہ وإنا إلیہ راجعون

اردو سندھی لسانی تنازع کے عنوان سے ابھرنے والی ملعون ''قومیت'' کے نتائج انتہائی حسرت ناک ہیں، کاش حکومت ذرا غور وتدبر سے کام لیتی اور اس نازک ترین موقع پر اس قضیہ کو ابھرنے نہ دیتی اور موزوں وقت کا انتظار کرلیتی تو شاید یہ دردناک صورت پیش نہ آتی، اگرچہ یہ تو ظاہر ہی ہے کہ یہ نزاع واختلاف ان واقعات ومحرکات کی محض ظاہری صورت ہے، ورنہ پس پردہ کوئی اور مخفی طاقت ہے جو ان واقعات کو اچھال رہی ہے، لیکن حیرت تو اس پر ہے کہ اس طاقت کی تشخیص کے باوجود آخر کیوں اس کو زہر پھیلانے کا موقع دیا جارہا ہے؟ زہر بھی وہ زہر جس سے خود صدر مملکت اور برسر

اقتدار پارٹی بھی نہیں بچ سکتی، خیال تھا کہ مشرقی پاکستان کے واقعات کا اعادہ مغربی پاکستان میں نہ ہوگا اور مشرقی پاکستان کے واقعات سے مغربی پاکستان کو عبرت ہوگی، لیکن افسوس کہ عبرت تو کیا ہوتی، ان کی تقلید کی جارہی ہے، ان کو مثال اور نمونہ بنایا جارہا ہے۔

دراصل اسلامی اخوت کی نعمت سے جب مسلمان قوم محروم ہوجاتی ہے تو لسانی، قومی اور وطنی عصبیتوں کی لعنت میں گرفتار ہوجاتی ہے اور عالم گیر اسلامی ملت اور قوم، چھوٹے چھوٹے دیشوں اور قوموں میں تبدیل ہوجاتی ہے، پاکستان کے پیٹ سے ''بنگلہ دیش'' تو جنم لے ہی چکا ہے اور اگر ان قومی ولسانی لعنتوں کو ختم نہ کیا گیا تو بقیہ مملکت کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہوجائیں گے اور ''بنگلہ دیش'' کے بعد ''سندھو دیش'' جنم لے گا اور پھر نہ معلوم اور کون کون؟......اور اس ملعون عصبیت کا سیلاب کہاں جاکر تھمے گا؟ بلاشبہ یہ جو کچھ ہورہا ہے ہماری طویل غفلت کی سزا ہے، بلکہ غلط اور غیر اسلامی نظام زندگی کو اپنانے کا نتیجہ ہے۔ ہم یہ بات بارہا ماتم کرچکے ہیں اور بار بار یہ تنبیہات کرچکے ہیں، لیکن ''صدائے برنخاست'' زبان پر نام اسلام کا ہو اور افکار اور اعمال تمام کے تمام کافروں کے ہوں، استعمال تو ''زہر'' اور ''سمیات'' کا ہو اور نتیجہ میں امید ''تریاق'' کی ہو۔ ''ایں خیال است ومحال است وجنوں'' بہت پرانی مثال ہے۔ ''گندم از گندم بروید جواز جو۔''

پورے پچیس سال ہم نے خدا اور خدا کی مخلوق کو دھوکہ دیا ہے، اسلام کے نام سے اسلام کی بنیادوں کو ڈائنامیٹ لگایا ہے، ہر اس لعنت اور اس عمل کو جو حق تعالیٰ کے قہر وغضب کی دعوت دیتا ہے، اپنایا اور اس کی حوصلہ افزائی کی ہے اور یہ اق کا سلسلہ روز افزوں ہوتا جارہا ہے، نہ تو سابق زندگی سے توبہ کی توفیق نصیب ہوتی ہے، نہ دردناک واقعات سے عبرت ہوتی ہے، نہ معلوم اس بدنصیب ملک کا کیا انجام ہوگا اور اس بدقسمت قوم کا کیا حشر ہوگا؟......

اسلامی اخوت قرآن کریم کی روشنی میں

(۱)......﴿انما المومنون اخوة فاصلحوا بين اخويكم﴾ (الحجرات:۱۰)

ترجمہ:......''اس کے سوا نہیں کہ اہل ایمان تو (آپس میں) بھائی بھائی ہیں، پس (اگر کوئی نزاع ہوجائے تو) اپنے بھائیوں کے درمیان صلح صفائی کرادو۔''

(۲)......﴿فاتقوا الله واصلحوا ذات بينكم﴾ (الانفال:۱)

ترجمہ:......''سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں۔''

(۳)......﴿واعتصموا بحبل الله جميعاً ولاتفرقوا﴾ (آل عمران:۱۰۳)

ترجمہ:......''اور تھام لو اللہ کی رسی کو سب مل کر اور الگ الگ (قوموں میں) نہ بٹو۔''

اسلامی اخوت حدیث کی روشنی میں

(۴)......''المسلم أخو المسلم لايظلمه ولايسلمه ومن كان في حاجة أخيه كان الله في

حاجته، ومن فرج عن مسلم كربة فرج الله بها كربة من كرب يوم القيامة ومن ستر مسلماً ستره الله يوم القيامة۔"(صحیح مسلم، ج:۲،ص:۳۲۰)

ترجمہ:......"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ اس کا ساتھ چھوڑتا ہے اور جو کوئی اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگے گا، اللہ اس کی حاجتوں کو پورا کرے گا اور جو کوئی کسی مسلمان کی مصیبت دور کرے گا، اللہ اس کی مصیبت قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے دور کرے گا اور جس نے کسی مسلمان کا پردہ رکھا، اللہ قیامت کے دن اس کا پردہ رکھے گا۔"

(۵)......"المسلم أخو المسلم لا يخذله ولا يكذبه ولا يظلمه"۔(ترمذی، ج:۲،ص:۱۴)

ترجمہ:......"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس کا ساتھ چھوڑتا ہے، نہ اس کو جھٹلاتا ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے۔"

(۶)......"المومن للمؤمن كالبنيان يشد بعضه بعضاً"۔(بخاری، ج:۲،ص:۸۹۰)

ترجمہ:......"مسلمان مسلمان کے لئے عمارت (کی اینٹوں) کی طرح ہے، ایک دوسرے کو مضبوط رکھتا ہے۔"

(۷)......"من مشى في حاجة أخيه كان خيراً له من اعتكاف عشر سنين"۔(طبرانی)

ترجمہ:......"جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرنے کے لئے چلے گا (جدوجہد کرے گا) یہ اس کے حق میں دس سال کے اعتکاف سے بہتر ہے۔"

(۸)......"المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده"۔(بخاری، ج:۱،ص:۶)

ترجمہ:......"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان محفوظ رہیں۔"

(۹)......"مثل المؤمنين في توادهم وتراحمهم وتعاطفهم كمثل جسد إن اشتكى عضو منه تداعى له سائر الجسد بالسهر والحمّى"۔(صحیح مسلم، ج:۲،ص ۳۲۱)

ترجمہ:......"مسلمانوں کی مثال (صفت) آپس میں دوستی، باہمی ترحم اور آپس میں شفقت کے لحاظ سے ایک جسم (اور بدن) کے مانند ہے، اگر اس (بدن) کا ایک عضو کسی تکلیف میں مبتلا ہوتا ہے تو بدن کے تمام اعضاء بخار اور بے خوابی میں اس کا ساتھ دیتے ہیں۔"

(۱۰)......" ألا أخبركم بأفضل من درجة الصيام والصلاة والصدقة؟ قالوا: بلىٰ! قال: صلاح ذات البين فإن فساد ذات البين هي الحالقة"۔(ابوداؤد، ج:۲،ص ۳۳۱)

ترجمہ:......"کیا میں تم کو ایسا عمل نہ بتلاؤں جو روزے، نماز اور صدقہ کے درجہ سے بھی افضل ہو؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا: ضرور بتایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ عمل باہمی تعلقات کی درستی

ہے، اس لئے کہ بلاشبہ آپس کے تعلقات کی خرابی ہی تو (تمام خوبیوں اور برکتوں کو) مٹادینے والی ہے۔"
ایسے بے شمار جواہرات ہیں، جن میں سے بطور مثال یہ چند پیش کئے گئے ہیں، جن سے اسلامی اخوت کے ایمانی رشتہ کی اہمیت اور ضرورت قومی اور اجتماعی زندگی کے بقا اور تحفظ میں واضح ہوتی ہے، بشرطیکہ کوئی عقل وہوش کے کانوں سے سنے اور دل سے سبق حاصل کرے، نیز عیاں ہوجائے کہ ایک مسلمان کا مسلمان کے ساتھ تعلق کیسا ہونا چاہئے؟ اور مسلمان کے مسلمان کے ذمے کیا حقوق ہیں؟ اور مسلمان کی امداد و اعانت کے کیا کیا درجات ہیں؟

ان آسمانی ہدایات وارشادات پر غور کریں اور جو کچھ ہورہا ہے اور جس دردناک طریق پر مسلم خون کی ارزانی ہورہی ہے اس کو دل کی آنکھوں سے دیکھیں، یقین نہیں آسکتا کہ جو قوم زبانی ہی سہی، مسلمان ہونے کا دعویٰ کرتی ہے، وہ ان وحشیانہ جرائم کا ارتکاب کیسے کرسکتی ہے؟ درحقیقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دلوں سے اسلام کی روح نکل چکی ہے، حق تعالیٰ کے خوف سے دل خالی ہوگئے ہیں، قیامت پر ایمان نہیں رہا ہے، ورنہ تو مذکورہ بالا آیات واحادیث نبویہ دلوں کو لرزا دینے کے لئے بہت کافی ووافی ہیں۔

قتل مسلم پر وعیدیں:......(۱) رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

"لزوال الدنيا أهون على الله من قتل رجل مسلم"۔ (نسائی، ترمذی)

ترجمہ:......"ایک مسلمان کا قتل حق تعالیٰ کے نزدیک تمام کائنات کے تباہ ہوجانے سے بھاری ہے۔"

(۲)......ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

"قتل المؤمن أعظم عند الله من زوال الدنيا"۔

ترجمہ:......"ایک مومن کا قتل اللہ کے نزدیک تمام دنیا کے زوال سے بڑھ کر ہے۔"

(۳)......ایک اور حدیث میں جو ترمذی نے بروایت ابوسعید خدریؓ وابوہریرہؓ نقل کی ہے:

"اگر تمام روئے زمین وآسمان کے باشندے کسی ایک مسلمان کے قتل کرنے میں شریک ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ سب کو اوندھے منہ جہنم میں ڈال دے گا۔"

(۴)......ایک اور حدیث میں ارشاد ہے:

"اگر تمام انس وجن ایک مسلمان کے قتل پر جمع ہوجائیں تو سب کے سب جہنم میں جائیں گے۔"

(۵)......ایک اور حدیث میں جو ابن ماجہ وغیرہ میں آئی ہے، ارشاد فرمایا:

"جو شخص کسی مسلمان کے قتل کرنے کے بارے میں ایک آدھ لفظ بھی زبان سے کہے گا، تو قیامت کے روز اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا کہ یہ شخص حق تعالیٰ کی رحمت سے مایوس ہے (یعنی محروم ہے)۔" العیاذ باللہ

(۶)......صحیح بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں جن سات چیزوں کو امت کی تباہی کا ذریعہ بتلایا گیا ہے، ان میں سے ایک "مسلمان کا خون ناحق" ہے۔

(۷)......ایک اور حدیث میں آیا ہے:

"مسلمان کی جان و مال حق تعالیٰ کے نزدیک بیت اللہ شریف سے بھی زیادہ قابل احترام ہے۔"

(۸)......ایک اور حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ایک قاتل کو کسی مسلمان کے قتل پر قیامت میں ایک ہزار مرتبہ قتل کیا جائے گا (یعنی ہر مرتبہ قتل کے بعد زندہ کیا جائے گا، پھر قتل کیا جائے گا)۔"

(۹)......ایک اور حدیث میں ارشاد فرمایا ہے:

"اگر قاتل کو مسلمان کے قتل سے روکا نہ گیا تو تمام امت عذاب میں مبتلا ہوگی (آج یہی ہو رہا ہے)۔"

اس قسم کے اور بے شمار ارشادات نبویہ موجود ہیں، ان کو ٹھنڈے دل سے پڑھئے اور پھر آج کل جو سرزمین سندھ میں ہو رہا ہے، اس کا جائزہ لیجئے، یقین سا ہوتا جاتا ہے کہ خاکم بدہن اس قوم کی تباہی کا وقت آ گیا ہے، یہ دردناک صورتحال مسلمانوں کے جہل کا نتیجہ ہے یا بے دینی کا، خود کر رہے ہیں یا کرایا جا رہا ہے۔

قدیم سندھی جدید سندھیوں سے کہہ رہے ہیں کہ "سندھ سے نکل جاؤ" یا جدید قدیم سے کہہ رہے ہیں کہ "تمہارا وجود نا قابل برداشت ہے، تم سندھ کو چھوڑ دو۔"

بدقسمتی سب سے بڑی یہ ہے کہ حکومت اصلاح احوال میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے، درحقیقت مسلمان قوم کو من حیث القوم خدا فراموشی کبھی راس نہیں آ سکتی، افراد اس لعنت میں گرفتار ہوں تو معاملہ قابل برداشت ہوتا ہے، لیکن جب پوری قوم اس تباہ کن معصیت، یعنی خدا فراموشی میں مبتلا ہو جائے تو نجات کیسے ہو؟ ایک طرف تو یہ مصیبت عظمیٰ نازل ہے، دوسری طرف چھپے ہوئے دشمنان اسلام اور اس ملک کے اصلی غدار، بے ضمیر، ملحد و دہریئے مار آستین بنے ہوئے ہیں، وہ سندھ کی علیحدگی اور "جئے سندھ" نعرہ بلند کر رہے ہیں اور "سندھو دیش" کے شیطانی راگ الاپ رہے ہیں، بلاشبہ پاکستان کی تاریخ میں یہ سب سے دردناک اور تباہ کن دور ہے۔

سب سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ ملک تباہی کے کنارے آ لگا ہے، لیکن دلوں کی قساوت و غفلت کی کوئی انتہا نہیں، اب بھی عبرت نہیں ہوتی، آج بھی اگر پوری قوم محکوم اور حاکم، پبلک اور پولیس و فوج، سب صدق دل سے اپنی بدکرداریوں سے توبہ کر لیں اور اللہ تعالیٰ سے اپنے جرائم کی معافی مانگ لیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کر لیں اور اس خدا فراموش و خود فراموش زندگی کو یک قلم ترک کر دیں اور ہر شخص اپنے دائرہ اقتدار میں ایمانداری سے اصلاح احوال کا عزم کر لے اور اپنی زندگی خدا ترسی کی زندگی بنا لے تو ﴿ان رحمة الله قریب من المحسنین﴾ اعراف:۵۶)......

یعنی ’’بے شک اللہ کی رحمت مخلص نیکوکاروں سے قریب ہے۔‘‘

بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی رحمت ضرور نازل ہوگی، مملکت بھی محفوظ ہو جائے گی اور باشندگان مملکت بھی آرام کی نیند سوئیں گے۔

جب یہ بات یقینی ہے کہ اپنے اعمال کی سزا امت کو مل رہی ہے، یعنی مرض کی تشخیص ہوگئی ہے تو تشخیص مرض کے بعد تو علاج بہت آسان ہو جاتا ہے، قرآن حکیم نے اس قسم کے امراض کے لئے جو تیر بہدف نسخہ تجویز فرمایا ہے، وہ استغفار ہے، انابت الی اللہ اور اپنے اعمال پر ندامت ہے، صدق دل سے توبہ ہے، اس ملک میں صحیح معاشرہ کا قیام ہے، اس کے لئے اسلامی قانون جلد سے جلد نافذ کیا جائے، شراب اور شراب خانے فوراً بند کئے جائیں، شرعی سزائیں جاری کی جائیں، مختصر یہ کہ غیر اسلامی زندگی کو فوراً ختم کر دیا جائے، یعنی حق تعالیٰ کے قہر وغضب کو دعوت دینے والی زندگی کو پہلی فرصت میں ترک کر دیا جائے، اللہ تعالیٰ کی رحمت وفضل وکرم کو دعوت دینے والی حیات طیبہ کو قائم ورائج کیا جائے، پھر دیکھئے چند دنوں میں انقلاب آ جائے گا، اسلامی اخوت کے مظاہرے ہونے لگیں گے، قلوب میں سکینت واطمینان پیدا ہو جائے گا، جان، مال، آبرو سب محفوظ ہو جائیں گی۔

۱۹۶۵ء میں حق تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ کا یہ نمونہ بھی اہل پاکستان کو دکھلایا ہے، چند دنوں میں پوری قوم نے فسق وفجور کی زندگی سے تائب ہو کر صالحین کی زندگی اختیار کر لی تھی، مسجدوں اور گھروں میں اللہ تعالیٰ کے ذکر سے فضائیں گونجنے لگی تھیں، پورے ملک کا نقشہ ہی بدل گیا تھا۔

دیکھا آپ نے کہ کیسے اللہ تعالیٰ کی تدبیر کا ظہور ہوا اور کیسے لطیفۂ غیبیہ کا اظہار ہوا؟ حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ولوان اهل القرىٰ امنوا واتقوا لفتحنا عليهم بركات من السماء والارض﴾ (الاعراف: ۹۶)

ترجمہ: ...... ’’اور اگر بستیوں والے (صدق دل سے) ایمان لے آتے اور نافرمانی ترک کر دیتے تو ہم یقیناً ان پر آسمان اور زمین سے برکتیں نازل کر دیتے۔‘‘

یہ آسمانی نسخہ اور قرآنی علاج ہے، تاریخ عالم کا آزمایا ہوا نسخہ اور علاج ہے، لیکن اگر خدانخواستہ یہی خدا فراموشی اور خود فراموشی کی زندگی قائم رہی، یہی لیل ونہار رہے تو اس کے دردناک عواقب ونتائج سہنے کے لئے بھی تیار رہنا چاہیے: ﴿ولن تجدلسنة الله تبديلا﴾ اور تم سنت الٰہیہ میں تبدیلی ہرگز نہیں پاؤ گے۔

حق تعالیٰ رحم فرمائیں اور امت پاکستانیہ کو توبہ وانابت کی توفیق نصیب فرمائیں اور قہر الٰہی سے نجات اور سعادت و رضائے الٰہی کے آثار ظاہر فرمائیں اور موجودہ وآئندہ شقاوت وبربادی وتباہی سے امت کو بچائیں۔

☆......☆......☆